بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-16

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں ایک ہی لفظ کے صیغے میں تھوڑی سی تبدیلی سے کتنا عظیم پیغام اور معنے میں کتنی بڑی تبدیلی ہو سکتی ہے آیئے دیکھتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (60) قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (61) الأعراف.

نوح علیہ السلام پر ان کی قوم میں سے ملا یعنی انکے بڑوں نے گمراہی کا الزام لگایا ضلالٌ کے لفظ سے اور جواب میں نوح علیہ السلام نے اس گمراہی کی نفی کر دی ضلالةٌ کے لفظ سے، ضلالٌ اور ضلالةٌ میں کیا فرق ہے؟ صرف ایک حرف تا مربوطہ جسے کہتے ہیں اس سے کیا اور کتنا فرق پڑ سکتا ہے؟

ضلالٌ: کا مطلب ہے مکمل گمراہی، بڑی گمراہی، ہر اعتبار سے گمراہی

مبین: کھلی اور واضح

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ: کا معنی ہے مکمل کھلی گمراہی میں ڈوبے ہوئے۔

ضلالةٌ: کا معنی ہے صرف ایک گمراہی

نوح علیہ السلام نے صرف ایک ہی لفظ سے گمراہی کی جڑ سے نفی کر دی: ضلالہ کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ یعنی ایک بھی یا تھوڑی سی بھی گمراہی نہیں ہے کیونکہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شرپسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-16) سے لیا گیا ہے۔